بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ
الْعَسْكَرِيِّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى
اٰبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ
سَاعَةٍ۔ وَلِيًّا وَّحَافِظًا وَّقَآئِدًا
وَّنَاصِرًا وَّدَلِيْلًا وَّعَيْنًا۔ حَتّٰى
تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَهٗ
فِيْهَا طَوِيْلًا۔

فہرست مضامین

ہم دن کیسے گذاریں ۱۱
۱۔تفکر ۱۳
۲۔قرآن ۱۵
۳۔عبادت ۱۶
۴۔دعا ۱۹
۵۔اخلاص ۲۰
۶۔جدوجہد ۲۱
۷۔صبر ۲۳
۸۔علم،عالم،حصول علم،طالب علم ۲۵
۹۔نماز ۲۹
۱۰۔اجتماعی سرگرمیاں ۳۴
۱۱۔سونا ۳۷
۱۲۔کھانا ۳۸
۱۳۔صحت ۳۹
۱۴۔وقت ۴۰

بِاِسْمِہٖ تَعَالٰی وَ بِذِکْرِ وَلِیِّہٖ الْحُجَّۃ عَلَیْہِ السَّلاَمُ

حقیقی مؤمن کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد زندگی یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی اطاعت و پیروی کرے۔ ہر مؤمن کے لئے یہ حکم الٰہی ہے کہ اپنی ذاتی زندگی میں انکے نقش قدم پر چلے۔ زندگی کے ہر امر میں، مؤمن کو چاہئے کہ وہ اپنے ہر قدم کو آگے بڑھاتے وقت یہ دیکھ لے کہ وہ رسول اکرم ﷺ اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے بتائے ہوئے راستہ پر ہے یا نہیں۔ زندگی میں اطاعت و پیروی رسول ﷺ اور ائمہ علیہم السلام صرف اعتقاد اور اس سے متعلق احکام و اعمال جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس، وغیرہ تک محدود نہیں بلکہ اسکا تعلق روزانہ کے مسائل زندگی پر بھی مبنی ہے۔

اس عظیم مقصد یعنی اطاعت و پیروی رسول و ائمہ علیہم السلام کو پانے کے لئے، مؤمن کو چاہئے کہ نفس کا محاسبہ کرنے، خود کا تجزیہ و تحلیل انجام دینے، کمال انسانیت کی طرف بڑھنے اور اپنے حال کو گذشتہ دن کے مقابلہ میں بہتر بنانے وغیرہ کو روزانہ کی زندگی میں شامل کرے۔

درج ذیل سطور میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم اور بنیادی مسئلے کی طرف مبذول کرانا مقصود ہے۔ ممکن ہے آپ اس سے آگاہ نہ ہوں یا آگاہ تو ہوں مگر گونا گوں مصروفیات کی وجہ سے غفلت کا شکار ہوں اور اگر ایسا ہے تو پھر بظاہر زندہ ہوتے ہوئے بھی مردہ ہیں۔ آپ کی مختلف قسم کی مصروفیات اور بے خبری آپ کو ہر لحہ قتل کر

رہی ہے۔ آپ ان سطروں کے ذریعے اپنی توجہ ایک بہت بڑے اور اہم مسئلے کی طرف مبذول فرمائیں اور اس مطلب کو صفحہ دل پر نقش فرمائیں۔ نہیں معلوم یہ مطلب آپ کو یاد ہے یا اس سے غافل ہیں۔

مختلف ذمہ داریوں، کاروبار، ملازمت، کالج، اسکول اور زندگی کی دیگر مشکلات نے آپ کو ایسا گھیر رکھا ہے کہ آپ کو خود اپنا ہوش بھی نہیں اور اتنا بھی سوچنے کی فرصت نہیں کہ میں:

کہاں سے آیا ہوں؟

کیا کر رہا ہوں؟

اور کہاں جا رہا ہوں؟

کئی سال سے آپ جی رہے ہیں (کتنے ہی سالوں سے......) آپ کی عمر کے قیمتی لمحات بڑی تیزی کے ساتھ گزر رہے ہیں۔ آپ نے ان کی حرکت و رفتار کا احساس نہیں کیا۔ گھڑیاں بیت گئیں، شب و روز گزر گئے، ہفتے بھی آئے اور گزر گئے، نئے سال بھی آئے اور پرانے ہو گئے۔ آپ ہر لمحہ انجانے میں انتہائی تاریک اور سرد قبر کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتے جا رہے ہیں مگر کبھی سوچا تک نہیں کہ میں کہاں جا رہا ہوں اور کیسے جا رہا ہوں؟

آپ کی زندگی مجموعہ ہے دنوں اور مہینوں کا، جن میں آپ جی رہے ہے۔ آپ چاہے جتنے سال زندہ رہیں آپ انہی لمحوں، گھڑیوں اور دنوں ہی کا مجموعہ تو ہیں۔ دن اور لمحے گزر رہے ہیں آپ بھی اپنی انتہا کی طرف بڑھ رہے ہیں کبھی سوچا کہ

آپ نے کیا کھویا، کیا پایا؟ اے عالم آخرت کے راہی کیا تو نے اپنا رخت سفر باندھ لیا ہے؟ زادراہ اکٹھا کرلیا ہے؟

جب آپ گھر سے نکلتے ہیں یقیناً کسی منزل کا ارادہ رکھتے ہیں آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کہاں جارہے ہیں یا آپ کو کہاں جانا چاہئے۔ مسجد، بازار، اسکول، یا کہیں بھی۔ اسی طرح آپ اپنی عمر گذشتہ پر نظر کریں اور بتائیں کہ کہاں جارہے ہیں؟ کدھر کا رخ ہے اور واقعاً جانا کہاں چاہئے؟

غور فرمائیں کہ آپ کس سمت جارہے ہیں؟ اور اس وقت آپ کس منزل کی طرف رواں دواں ہیں کیا آپ نے اپنے اعمال کے لئے کوئی رخ معین کیا ہے اور آخرت کی حیات جاوداں کے لئے اسباب فراہم کئے ہیں؟

اے مسافر راہ عدم! جس راہ پر آپ گامزن ہیں اس کی منزل موت ہے سب کو موت سے ہمکنار ہونا ہے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام کے مطابق آپ موت کی طرف گامزن اور موت آپ کی طرف بڑھ رہی ہے ایسی صورت میں موت سے مڈبھیڑ کتنی قریب ہے۔

اَیۡنَ تَذۡهَبُوۡنَ اَیُّهَا الۡمُسَافِرُوۡنَ۔

مسافرو! کہاں جارہے ہو۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یَّقُوۡلُوۡٓا اٰمَنَّا وَ هُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ

کیا لوگوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ کہ وہ صرف اس بات پر چھوڑ دئے جائیں گے کہ وہ یہ کہ دیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور ان کا

امتحان نہیں ہوگا۔[۱]

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لاَ تُرْجَعُوْنَ

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار پیدا کیا ہے اور تم ہماری طرف پلٹا کر نہیں لائے جاؤ گے۔[۲]

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ......

کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ جب مومنوں کے دل یاد خدا سے خوفزدہ ہوں۔[۳]

اب وقت آ گیا ہے کہ خود سے پوچھئے اور غور فرمایئے کہ آپ اپنے روز مرّہ کے کاموں کو کیسے انجام دیتے ہیں؟ دن کا آغاز کیسے کرتے ہیں اور اس کا اختتام کیسے ہوتا ہے؟ یہی دن ہفتے میں سات مرتبہ آتا ہے اور یہی ہفتے سال میں پچاس مرتبہ سے زیادہ دوہرائے جاتے ہیں۔ کیا بہتر نہ ہوگا کہ کم از کم ایک عام کاروباری ہی کی طرح اپنے دن بھر کی کارکردگی کا جائزہ لے لیں اور سوچیں کہ کتنا فائدہ ہوا اور کتنا نقصان؟

آپ کو حساب لگانا ہوگا کہ آپ کے موجودہ اور اُس مثالی دن میں کتنا فرق ہے جیسا دن (کردار کے لحاظ سے) ہونا چاہئے تاکہ اس فاصلہ کو کم سے کم کرسکیں اور اپنے

۱۔ سورہ عنکبوت، آیت ۲

۲۔ سورہ مومنون، آیت ۱۱۵

۳۔ سورہ حدید، آیت ۱۶

ارتقائی سفر کو طے کر سکیں۔ آپ کا ہر دن گذشتہ دن سے بہتر، ہر ہفتہ گذشتہ ہفتہ سے بہتر ہو اور آپ کے سال جدو جہد پر مشتمل ہوں اور جدو جہد بھی راہ خدا میں ہو۔

ابھی بھی اس بات کی فرصت ہے کہ آپ ایک مثالی دن کے بارے میں سوچیں جو ''یوم فی سبیل اللہ'' کا نمونہ پیش کرے اور اسی کی طرف چل پڑیں۔ یہ دن آپ کے لئے بابرکت ہوگا۔ یہ وہی دن ہوگا جس کی روح پرور خوشبو دل و جان کو معطر کر دے گی اور اس کے ساتھ ہی محبوب حقیقی کی خوشنودی حاصل ہوگی۔

وہ مثالی دن اس وقت آئے گا جب ایک مومن کی حیثیت سے آپ کی زندگی پر آپ کی روح حاکم ہوگی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دو چیزیں انتہائی ضروری ہیں:

(۱) نیت وخلوص

(۲) جدو جہد اور ثبات قدم

لہٰذا آپ کو روزمرہ کے کاموں کی نیت میں غور کرنا ہوگا اور اس کی کیفیت و آداب کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ آیئے اپنے ان اعمال پر ایک نظر ڈالیں جنہیں ہم روزمرہ کی زندگی میں انجام دیتے ہیں:

الف) عبادت

اس لفظ میں عام عبادت بھی شامل ہے جو زندگی کے ہر رخ کا نام ہے اور خاص عبادتیں جیسے نماز، دعا، روزہ، تلاوت قرآن، آیات میں غور وفکر اور ذکر الٰہی وغیرہ بھی شامل ہیں۔

ب) اجتماعی سرگرمیاں

اس سے مسلمان بھائیوں کی مدد، عام لوگوں کی آسائش، عوام الناس اور خصوصاً اعزاء واقرباء واہل خانہ کو فعال اور سرگرم بنانا، ان کی تربیت کرنا ان سے ہر قسم کی سستی اور کاہلی کو دور کرنا اور انہیں اسلامی اقدار کا حامل بنانا مقصود ہے۔ تا کہ امام زمانہ ارواحنا فداہ کی قیادت میں عدل وانصاف پر مبنی نظام عدل وانصاف کا قیام عمل میں آسکے۔

ج) حصول رزق حلال

اپنے اہل وعیال کے نان ونفقہ کے لئے کوشش وجد وجہد کرنا اور اقتصادی طور پر اپنے آپ کو مضبوط بنانا تا کہ انسان باعزت مقام حاصل کر سکے اور راہ خدا و امام زمانہ علیہ السلام میں بہتر انداز میں سرگرم عمل ہو سکے۔

د) کھانا کھانا اور ورزش

کھانا کھانا اور ورزش کرنا ضروری ہے تا کہ عبادات الٰہی کے لئے جسم چاق و چوبند اور صحت مند رہے جو کہ جد و جہد اور عبادت کے لئے بنیادی شرط ہے۔ اسی طرح کھانا کھانے کے آداب کا بھی خیال رکھا جائے۔

ھ) سونا واستراحت کرنا

نیند ایک عجیب دنیا ہے جس نے آپ کی عمر کے ایک تہائی حصے کو گھیر رکھا ہے۔ آپ اس نکتہ سے ہنوز غافل ہیں کہ اسے کس طرح کارآمد بنایا جا سکتا ہے اور اسے ایک

عبادت میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ سونے میں بھی حد اعتدال کو برقرار رکھنا ضروری ہے تا کہ دن بھر کی محنت شاقہ سے جو توانائی ضائع ہوئی ہے اسے دوبارہ حاصل کر کے اپنی قیمتی زندگی کا بھرپور انداز سے استعمال کیا جا سکے۔ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ سونے میں تقریباً ایک تہائی زندگی کو ختم کر دینا خسارے کی بات ہے لہٰذا اتنی نیند ہی ضروری ہے جو صحت کو برقرار رکھ سکے اور اس کے بعد تازہ دم ہو کر انسان زیادہ قوت کے ساتھ مصروف کار ہو سکے۔

و) حصول علم

حصول علم اور بحث و مطالعہ کے ذریعہ مہارت حاصل کر کے اپنے شرعی فرائض کو سمجھنے، صحیح نقطۂ نگاہ کو حاصل کرنے اور اپنے ملک کو خود کفیل بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ نیز مختلف شعبوں میں مہارت پیدا کرنے کے لئے علمی میدان میں انتھک کوشش سے دریغ نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اس میں خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کی عزت ہے۔

اَلْاِسْلاَمُ یَعْلُوْا وَ لاَ یُعْلٰی عَلَیْہِ

اسلام ہر چیز سے افضل ہے اور کوئی چیز اس سے افضل نہیں۔

ساتھ ہی ساتھ اس مقدس جہاد میں معلم و متعلم کے مابین رشتہ کی شناخت کا ہونا بھی ضروری ہے۔

جس طرح مطالعہ کے لئے ایک خاص وقت مقرر کرنا ضروری ہے اسی طرح مطالعہ

کے لئے مواد کا انتخاب بھی ضروری ہے۔ اچھی اور صالح بنانے والی کتابوں کے مطالعہ کا تعمیر شخصیت میں زبردست نقش ہوتا ہے۔ عموماً مطالعہ کے لئے صبح کا وقت مناسب رہتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ صبح کو تو اتنا وقت دینا مشکل امر ہے چنانچہ صبح کے ساتھ ساتھ دن میں کسی وقت اور رات کو سونے سے قبل بھی مطالعہ کو اپنی عادت بنانا ضروری ہے۔ اگر ناگزیر حالات کی بنا پر کسی دن مطالعہ نہ کر سکیں تو ہفتے کے دوسرے دنوں میں اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔

آپ کی رات دن کی گھڑیاں ان اعمال اور عنوانات کے لئے میدان عمل کی حیثیت رکھتی ہیں اور آپ جیسا چاہیں (زیادہ یا کم) ان گھڑیوں کو ان کاموں کے لئے استعمال میں لا سکتے ہیں۔ مگر اس نکتہ کی طرف توجہ رہے کہ ہر انسان کی قدر و وقعت کا دار و مدار صالح اعمال کے انتخاب پر ہے۔ ہم ذیل میں گذشتہ عنوانوں کی ترتیب سے بعض تجاویز پیش کرتے ہیں البتہ یہ بات پیش نظر رہے کہ طالب علم (اسکول و کالج جانے والے) جزء ''ج'' کا حصہ حصول علم میں صرف کریں:

الف	خاص عبادات	۱:۳۰ گھنٹہ
ب	اجتماعی سرگرمیاں	۳ گھنٹہ
ج	حصول رزق حلال	۸ گھنٹہ (ملازمت/کالج/اسکول/خانہ داری)
د	کھانا کھانا، ورزش	۱:۳۰ گھنٹہ
ھ	سونا و استراحت	۷ گھنٹہ
و	حصول علم دین	۳ گھنٹہ (استاد۔طالب علم)

ہم دن کیسے گذاریں

۵:۰۰ بجے صبح — بیداری/نماز شب/نماز صبح (تعقیبات اور تلاوت قرآن)

۶:۰۰ بجے صبح — ورزش

۶:۳۰ بجے صبح — مطالعہ و ناشتہ

۷:۳۰ بجے صبح — کالج / دفتر / کاروبار (اسی دوران نماز ظہرین کی بروقت ادائیگی اور کھانا)

۴:۰۰ بجے شام — استراحت

۵:۰۰ بجے شام — کلام/مطالعہ/ اجتماعی سرگرمیاں (اس دوران نماز مغربین کو با جماعت ادا کریں اور روح پرور مجالس عزا میں بھی شرکت کریں)

۹:۳۰ بجے رات — کھانا و تعلیم اہل خانہ

۱۰:۳۰ بجے رات — وضو و محاسبہ نفس

۱۱:۰۰ بجے رات — استراحت شب (سونا)

مندرجہ بالا خاکہ فقط نمونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے اس میں طلوع و غروب آفتاب کے لئے نظام الاوقات کو خود منظّم کریں، نیز اپنی مصروفیات میں اعتدال کا دامن ہمیشہ تھامے رہیں اور روزمرہ کے کام کاج کے ساتھ ساتھ مطالعہ و اجتماعی سرگرمیوں

کے لئے وقت نکالیں۔ اسی طرح وہ افراد جن کے دفتر یا اسکول وغیرہ ۱۰ بجے صبح میں کھلتے ہوں وہ ۴ بجے شام کی استراحت کو کسی اور وقت میں قرار دیں۔
مثالی دن کی تشکیل کے لئے غور وخوض کرنے اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے احکامات خداوند متعال (جو خالق و رازق ہے) اور احادیث معصومین علیہم السلام (جو پیشوا و اولیٰ بتصرف ہیں) موجود ہیں ان میں سے چند پیش خدمت ہیں۔ امید ہے ہمارا شمار حضرت ولی عصر ارواحنا فداہ کے انصار و اعوان میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

۱۔ تفکر

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلاً،......

بے شک زمین آسمان کی خلقت اور رات دن کے پھیر بدل میں ارباب دانش کے لئے نشانیاں ہیں وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے، اٹھتے بیٹھتے اور کروٹ کے بل لیٹے ہوئے یاد کرتے ہیں اور (جب) زمین و آسمان کی خلقت پر غور کرتے ہیں (تو کہتے ہیں) ہمارے رب نے اسے بیکار پیدا نہیں کیا ہے۔[۱]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِفْکِرْ تَسْتَبْصِرْ

غور وخوض کرو تا کہ بصیرت حاصل کرسکو۔[۲]

اسی طرح ارشاد فرمایا:

۱۔ سورہ آل عمران، آیت ۱۹۱-۱۹۰

۲۔ فہرست موضوعی شرح غرر و درر آمدی، باب الفکر از میر جلال الدین حسینی ارموی ''محدثؒ''

عَلَيْكَ بِالْفِكْرِ فَاِنَّهٗ رُشْدٌ مِّنَ الضَّلاَلِ وَ مُصْلِحُ الْاَعْمَالِ۔

غور وفکر تمہارے لئے ضروری ہے اس لئے کہ یہ گمراہی کے مقابلے میں راہنمائی ہے اور اس سے اعمال کی اصلاح ہوتی ہے۔[1]

۱۔ فہرست موضوعی شرح غرر ودرر آمدی، باب الفکر از میر جلال الدین حسینی ارموی "محدثؒ"

۲۔قرآن

ارشادالٰہی ہے:

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِىْ لِلَّتِىْ هِىَ اَقْوَمُ

بے شک یہ قرآن سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے۔[۱]

اَفَلاَ يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

کیا وہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر اپنے تالے لگے ہوئے ہیں؟[۲]

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ،......

اگر یہ قرآن ہم پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے ڈر سے لرزاں اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔[۳]

روز قیامت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بارگاہ احدیت میں شکوہ:

وَ قَالَ الرَّسُوْلُ يَارَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔

(اس دن) رسول آواز دیں گے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو نظر انداز کر دیا ہے۔[۴]

۱۔ سورہ بنی اسرائیل، آیت ۹

۲۔ سورہ محمد، آیت ۲۴

۳۔ سورہ حشر، آیت ۲۱

۴۔ سورہ فرقان، آیت ۳۰

۳۔ عبادت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے پوچھا: عبادت کیا ہے؟ فرمایا:

حُسْنُ النِّیَّۃِ بِالطَّاعَۃِ مِنَ الْوَجْہِ الَّذِیْ یُطَاعُ اللّٰہُ مِنْہُ۔

حسن نیت سے اس طرح خدا کی اطاعت کی جائے جیسے اس کی اطاعت کا حق ہے۔[۱]

(یعنی ان اعمال کو انجام دینا جو خدا کو پسند ہوں اور وہ بھی ان حدود کے اندر جن کا تعین اس کے برگزیدہ نمائندوں نے کیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے احکام خداوندی کی بجا آوری کا نام عبادت ہے)

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلاَّ لِیَعْبُدُوْن۔

جنات اور انسانوں کو اپنی عبادت ہی کے لئے خلق کیا ہے۔[۲]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

وَاعْلَمْ اَنَّہٗ غَیْرُ مُحْتَاجٍ اِلٰی خِدْمَتِكَ وَ ھُوَ غَنِیٌّ عَنْ عِبَادَتِكَ وَ دُعَآئِكَ وَ اِنَّمَا دَعَاكَ بِفَضْلِہٖ لِیَرْحَمَكَ وَ یُبْعِدَكَ عَنْ عُقُوْبَتِہٖ وَ یُبَشِّرْ عَلَیْكَ مِنْ بَرَكَاتِ حَنَانِیَّتِہٖ۔

۱۔ معانی الاخبار، ص ۲۴، از شیخ صدوقؒ

۲۔ سورہ ذاریات، آیت ۵۶

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری خدمت کا محتاج نہیں اور وہ تیری عبادت و دعا سے بے نیاز ہے اس نے اپنے فضل و کرم سے اس لئے اپنی عبادت کی دعوت دی تا کہ تجھ پر رحم کرے اور اپنے عذاب سے تجھے دور رکھے اور اس کے رحم و کرم کی برکات کی بشارت نصیب ہو۔

و یَهْدِیَكَ اِلٰی سَبِیْلِ رِضَاهُ وَ یَفْتَحَ لَكَ بَابَ مَغْفِرَتِهٖ۔

اور تجھے اپنی رضا اور خوشنودی کی راہوں کی ہدایت کرے اور تیرے لئے اپنی مغفرت کے دروازے کھول دے۔[1]

ارشاد پروردگار ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلاً اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ،......

ہم نے ہر امت کی طرف رسول بھیجے (تا کہ ان تک یہ پیغام پہنچائیں) کہ اللہ کی عبادت کریں اور طاغوت سے اجتناب کریں۔[2]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ اَطَاعَ رَجُلاً فِیْ مَعْصِیَةٍ فَقَدْ عَبَدَهٗ

۱۔ شرح فارسی مصباح الشریعہ، ج۱، ص۹۳ (ترجمہ میں معمولی ردوبدل کے ساتھ)

۲۔ سورہ نحل، آیت ۳۶

جو کوئی معصیت میں کسی کی اطاعت کرے گویا اس نے اس کی عبادت

کی ہے۔[1]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے:

لاَ تَکُونَنَّ عَبْدَ غَیرِکَ وَ قَدْ جَعَلَکَ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ حُرًّا

تو کسی کا غلام نہ بن تجھے تو خدا نے آزاد پیدا کیا ہے۔[2]

۱۔ کافی، ج ۲، ص ۳۹۸

۲۔ سفینۃ البحار، بحث دعا، حاج شیخ عباس قمیؒ

۴۔ دعا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّى لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ......

(اے رسولؐ) کہہ دیجئے کہ اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں تو پروردگار تمہاری پرواہ بھی نہ کرتا۔[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا مغز ہے۔[۲]

۱۔ سورہ فرقان، آیت ۷۷

۲۔ سفینۃ البحار، بحث دعا، حاج شیخ عباس قمیؒ

۵۔ اخلاص

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید کی سورہ زمر آیت ۳-۲ میں فرمان ہے:

......فَاعْبُدِ اللہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ۔ اَلاَ لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِص،......

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس حال میں کہ دین خالصتاً اسی کے لئے سمجھو۔ آگاہ رہو دین خالص، خدا ہی کے لئے ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْاِخْلَاصُ مِلَاكُ الْعِبَادَةِ

عبادت کا دارومدار خلوص پر ہے۔[1]

عَلَیْکُمْ بِالْاِخْلَاصِ فَاِنَّہُ سَبَبُ قَبُوْلِ الْاَعْمَالِ وَ اَفْضَلُ الطَّاعَۃِ۔

اخلاص تمہارے لئے انتہائی ضروری ہے اس لئے کہ یہ اعمال کے قبول ہونے کا باعث ہے اور بہترین اطاعت ہے۔[2]

لاَ یَکْمَلُ صَالِحُ الْعَمَلِ اِلاَّ بِصَالِحِ النِّیَّۃِ

صالح عمل، صالح نیت کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔[3]

۱۔ فہرست موضوعی غرر ودرر آمدی باب الاخلاص

۲۔ فہرست موضوعی غرر ودرر آمدی باب الاخلاص

۳۔ ایضاً، باب النیۃ

۶۔ جدوجہد

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ثُمَّ لَمۡ یَرۡتَابُوۡا وَ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ وَ اَنۡفُسِہِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ، اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصّٰدِقُوۡنَ۔

بے شک ایمان والے وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور کبھی شک نہ کیا اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں لڑے، وہی لوگ سچے ہیں۔[1]

وَ الَّذِیۡنَ جٰہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا، وَ اِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔

اور جنہوں نے ہمارے لئے محنت کی ہم انہیں اپنی راہیں سمجھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔[2]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

بِالۡمُجَاهَدَةِ صَلَاحُ النَّفۡسِ۔

نفس کی اصلاح مسلسل کوشش اور جد و جہد ہی کے ذریعہ ہی ہو سکتی

۱۔ سورہ حجرات، آیت ۱۵

۲۔ سورہ عنکبوت، آیت ۶۹

ہے۔[1]

اَلْجِهَادُ عِمَادُ الدِّيْنِ وَ مِنْهَاجُ السُّعَدَاءِ۔

اسلامی جدو جہد دین کا ستون اور سعادت مندوں کا مسلک وطریقہ ہے۔[2]

۱۔ ایضاً، باب جہاد النفس

۲۔ ایضاً، باب الجہاد

۷۔صبر

ارشاد الٰہی ہے:

......وَاصْبِرُوْا، اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔

صبر سے کام لو، خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔[۱]

......اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

اللہ تعالیٰ صابرین کو بے حساب اجر عطا فرماتا ہے۔[۲]

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلصَّبْرُ ثَلَاثَۃٌ: صَبْرٌ عِنْدَ الْمُصِیْبَۃِ وَ صَبْرٌ عَلَی الطَّاعَۃِ وَ صَبْرٌ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ۔

صبر تین قسم کا ہے: مصیبت کے وقت کا صبر، اطاعت کے موقع پر صبر اور گناہ کے وقت کا صبر۔[۳]

حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلصَّبْرُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِمَنْزِلَۃِ الرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ، فَاِذَا ذَھَبَ الرَّاسُ ذَھَبَ الْجَسَدُ، کَذَالِكَ اِذَا ذَھَبَ الصَّبْرُ ذَھَبَ الْاِیْمَانُ۔

۱۔ سورہ الانفال، آیت ۴۶

۲۔ سورہ زمر، آیت ۱۰

۳۔ آئین زندگی، ص ۱۲۹ از آیت اللہ مرزا جواد تہرانی

صبر کو ایمان سے وہی نسبت ہے جو سر کو بدن سے ہے اگر سر ختم ہو جائے تو بدن بھی ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر صبر ختم ہو تو ایمان بھی ختم ہو جائے گا۔[۱]

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

بِالصَّبْرِ تُدْرَكُ مَعَالِيُ الْأُمُوْرِ۔

غیر معمولی اعمال صبر ہی کے ذریعہ انجام پا سکتے ہیں۔[۲]

بَشِّرْ نَفْسَكَ اِذَا صَبَرْتَ بِالنَّجْحِ وَ الظَّفْرِ۔

اگر تم صبر کا مظاہرہ کرو تو اپنے آپ کو فتح و نصرت اور کامیابی کی بشارت دو۔[۳]

لاَ ظَفَرَ لِمَنْ لاَ صَبْرَ لَهُ

جو شخص صبر نہیں کر سکتا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔[۴]

۱۔ آئین زندگی، ص ۱۲۹ از آیت اللہ مرزا جواد تہرانی

۲۔ فہرست موضوعی غرر و درر آمدی باب الصبر

۳۔ فہرست موضوعی غرر و درر آمدی باب الصبر

۴۔ ایضاً، باب العلم

۸۔علم، عالم، حصول علم، طالب علم

یَرۡفَعِ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ، وَالَّذِیۡنَ اُوۡتُوۡا الۡعِلۡمَ دَرَجَاتٍ......

اللہ ان کے درجات کو بلند کرے گا جو ایمان رکھتے ہیں اور جنہیں علم سے نوازا گیا ہے۔[۱]

......وَاتَّقُوۡا اللّٰہَ، وَ یُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ، وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ۔

اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ تم کو سکھلاتا ہے اور اللہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے۔[۲]

......اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمَآؤُا،......

یقیناً بندگان خدا میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں......

وَلاَ تَقۡفُ مَا لَیۡسَ لَکَ بِہٖ عِلۡمٌ،......

اور جس بات کی تمہیں خبر نہیں اس کے پیچھے نہ پڑو۔[۴]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

اَلۡعِلۡمُ خَیۡرُ دَلِیۡلٍ۔

۱۔ سورہ مجادلہ، آیت ۱۱

۲۔ سورہ بقرہ، آیت ۲۸۲

۳۔ سورہ فاطر، آیت ۲۸

۴۔ سورہ بنی اسرائیل، آیت ۳۶

علم بہترین راہنما ہے۔[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ فِیْ شَبَابِہٖ کَانَ بِمَنْزِلَۃِ الرَّسْمِ فِیْ الْحَجَرِ وَ مَنْ تَعَلَّمَ وَ ھُوَ کَبِیْرٌ کَانَ بِمَنْزِلَۃِ الْکِتَابِ عَلٰی وَجْہِ الْمَآءِ۔

جو شخص جوانی میں علم حاصل کرے وہ پتھر پر نشان کے مانند ہے اور جو شخص بڑھاپے میں علم حاصل کرے وہ پانی کی سطح پر لکھنے کے مترادف ہے۔[2]

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں:

فَاِنَّ الْعِلْمَ اِذَا لَمْ یَعْمَلْ بِہٖ لَمْ یَزْدِدْ مِنَ اللّٰہِ اِلاَّ بُعْدًا۔

علم پر عمل نہ کیا جائے تو وہ علم خدا سے دور ہونے کا باعث بن سکتا ہے۔[3]

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

فَاِنَّ الْعَامِلَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَالسَّائِرِ عَلٰی غَیْرِ طَرِیْقٍ فَلاَ یَزِیْدُہٗ بُعْدُہٗ عَنِ الطَّرِیْقِ اِلاَّ بُعْدًا مِّنْ حَاجَتِہٖ وَ الْعَامِلُ بِالْعِلْمِ کَالسَّائِرِ عَلَی الطَّرِیْقِ الرَّاضِحِ فَلْیَنْظُرْ نَاظِرٌ

۱۔ فہرست موضوعی غرر و درر آمدی باب العلم

۲۔ بحار الانوار، علامہ مجلسیؒ، ج۱، ص ۲۲۲، ح۶، منقول از نوادر قطب راوندیؒ

۳۔ ایضاً، ج۲، ص ۲۸، ح۶، منقول از تفسیر قمیؒ

اَسَائِرٌ هُوَامُ رَاجِعٌ۔
عامل غیر عالم اس شخص کی مانند ہے جو اپنا راستہ چھوڑ کر کسی دوسرے راستے پر چل رہا ہو۔ یہ شخص جتنا جتنا اپنے راستے سے دور ہو گا اتنا ہی اپنی حاجت سے دور ہوتا جائے گا اور عامل باعلم اس شخص کی مانند ہے جو واضح راستہ پر چل رہا ہو پس دیکھنا ہو گا کہ چلنے والا آگے کی طرف بڑھ رہا ہے یا پیچھے کی طرف۔[1]

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

وَاَمَّا حَقُّ سَائِسِكَ بِالْعِلْمِ فَالتَّعْظِيمُ لَهُ وَ التَّوْقِيرُ لِمَجْلِسِهٖ وَ حُسْنَ الْاِسْتِمَاعِ اِلَيْهِ وَ الْاِقْبَالُ عَلَيْهِ وَ الْمَعُوْنَةُ لَهُ عَلٰى نَفْسِكَ فِيمَا لاَ غِنٰى بِكَ عَنْهُ مِنَ الْعِلْمِ بِاَنْ تفرَّغَ لَهُ عَقْلَكَ وَ تُحْضِرَهُ فَهْمَكَ وَ تُزَكّٰى لَهُ قَلْبَكَ وَ تُجَلّٰى لَهُ بَصَرَكَ بِتَرْكِ اللَّذَّاتِ وَ نَقْصِ الشَّهْوَاتِ......

تیرے علمی سرپرست اور معلم کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کرو اور اس کی مجلس (وعظ و نصیحت) کی توقیر کرو اور خوب دلچسپی سے سنو۔ حصول علم کے سلسلہ میں اپنے استاد سے تعاون کرو بایں معنی کہ اپنی عقل کو استاد کے لئے فارغ رکھو اور لذتوں کو ترک اور شہوتوں کو کم کر کے اپنے فہم و

۱۔ ایضاً، ج ۱، ص ۲۰۹، ح ۶، منقول از نہج البلاغہ

ادراک کو حاضر اور قلب کو پاک رکھو اور اپنی نگاہوں کو جلا بخشو۔[1]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لَسۡتُ اُحِبُّ اَنۡ اَرَیٰ الشَّابَّ مِنۡکُمۡ اِلاَّ غَادِیًا فِیۡ حَالَیۡنِ اِمَّا عَالِمًا اَوۡ مُتَعَلِّمًا۔

میں تم میں سے کسی بھی جوان کو ان دو حالتوں کے علاوہ کسی اور حالت میں دیکھنا ہرگز پسند نہیں کرتا: یا تو وہ خود صاحب علم ہو یا پھر علم حاصل کر رہا ہو۔[2]

۱۔ تحف العقول، ص ۱۸۷، ابن شعبہ حرانیؒ

۲۔ امالی شیخ طوسی، ص ۳۰۴

۹۔ نماز

قرآن مجید، سورہ طٰہٰ، آیت ۱۴ میں ارشاد رب العزت ہے:

اِنَّنِیۡ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ، وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ۔

بے شک میں اللہ ہوں۔ اور کوئی معبود نہیں سوائے میرے، پس میری بندگی کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ۔

بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے۔[۱]

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ۔ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ۔

پھر خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں اور وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔[۲]

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

۱۔ سورہ عنکبوت، آیت ۴۵

۲۔ سورہ ماعون، آیات ۴-۶

اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّھَا عَمُوْدُ دِیْنِکُمْ۔

خدارا خدارا نماز کا خیال رکھو کیونکہ یہ تمہارے دین کا ستون ہے۔[1]

تَعَاھَدُوْا اَمْرَ الصَّلٰوۃِ وَ حَافِظُوْا عَلَیْھَا وَ اسْتَکْثِرُوْا مِنْھَا وَ تَقَرَّبُوْا بِھَا، فَاِنَّھَا "کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا"۔[2]

اَلاَ تَسْمَعُوْنَ اِلٰی جَوَابِ اَھْلِ النَّارِ حِیْنَ سُئِلُوْا: مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ۔ قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔[3]

وَ اِنَّھَا لَتَحُتُّ الذُّنُوْبَ حَتَّ الْوَرَقِ، وَ تُطْلِقُھَا اِطْلاَقَ الرِّبَقِ وَ شَبَّھَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ بِالْحَمَّۃِ تَکُوْنُ عَلٰی بَابِ الرَّجُلِ فَھُوَ یَغْتَسِلُ مِنْھَا فِیْ الْیَوْمِ وَ اللَّیْلَۃِ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا عَسٰی اَنْ یَبْقٰی عَلَیْہِ مِنَ الدَّرَنِ۔ وَ قَدْ عَرَفَ حَقَّھَا رِجَالٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ لاَ تَشْغَلُھُمْ عَنْھَا زِیْنَۃُ مَتَاعٍ وَّ لاَ قُرَّۃُ عَیْنٍ مِنْ وَّلَدٍ وَّ لاَ مَالٍ یَقُوْلُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ: 'رِجَالٌ، لَّاتُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ

۱۔ ترجمہ و شرح نہج البلاغہ، مکتوب ۴۷، ص ۹۶۸، از فیض الاسلامؒ

۲۔ سورہ نساء، آیت ۱۰۳

۳۔ سورہ مدثر، آیت ۴۳-۴۲

وَّلاَ بَيۡـعٌ عَـنۡ ذِكۡـرِ اللّٰهِ وَ اِقَـامِ الـصَّلَاةِ وَ اِيۡتَـآءِ الزَّكَاةِ،.......'[1]

وَ كَـانَ رَسُـوۡلُ اللّٰهِ صَـلَّـى اللّٰهُ عَـلَيۡـهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ نَصِبًا بِـالـصَّـلٰـوةِ بَـعۡـدَ التَّبۡشِيۡرِ لَهُ بِالۡجَنَّةِ يَقُوۡلُ اللّٰهُ سُبۡحَانَهُ:

'وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلَاوةِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا.......'[2]

فَكَانَ يَأۡمُرُ اَهۡلَهُ وَ يَصۡبِرُ عَلَيۡهَا نَفۡسَهُ۔[3]

نماز کی پابندی اور اس کی نگہداشت کرو، اور اسے زیادہ سے زیادہ بجا لاؤ اور اس کے ذریعہ سے اللہ کا تقرب چاہو، کیونکہ نماز مسلمانوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ واجب کی گئی ہے۔ کیا (قرآن میں) دوزخیوں کے جواب کو تم نے نہیں سنا کہ جب ان سے پوچھا جائے گا کہ کون سی چیز تمہیں دوزخ کی طرح کھینچ لائی ہے؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ بلاشبہ نماز گناہوں کو جھاڑ کر اس طرح الگ کر دیتی ہے جس طرح (درخت سے) پتے جھڑتے ہیں اور انہیں اس طرح الگ کرتی ہے جس طرح (جانوروں کی گردنوں سے) پھندے کھول کر انہیں رہا کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کو

۱۔ سورہ نور، آیت ۳۷

۲۔ سورہ طہ، آیت ۱۳۲

۳۔ ایضاً، خطبہ ۱۹۰، ص ۶۴۳

اس گرم چشمہ سے تشبیہ دی ہے جو کسی کے گھر کے دروازہ پر ہو اور وہ اس میں دن رات پانچ مرتبہ غسل کرے، تو کیا امید کی جا سکتی ہے کہ اس کے (جسم پر) کوئی میل رہ جائے گا؟ نماز کا حق تو وہی مردان باخدا پہچانتے ہیں جنہیں متاع دنیا کی سج دھج اور مال و اولاد کا سرور دیدہ دل اس سے غفلت میں نہیں ڈالتا۔ (چنانچہ اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے کہ' کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جنہیں خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے، نہ خرید و فروخت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجودیکہ انہیں جنت کی نوید دی جا چکی تھی۔ (بکثرت) نماز پڑھنے سے اپنے کو زحمت و تعب میں ڈالتے تھے۔ چونکہ انہیں اللہ کا ارشاد تھا کہ' اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو، اور خود بھی اس کی پابندی کرو۔' چنانچہ حضرت اپنے گھر والوں کو خصوصیت کے ساتھ نماز کی تاکید بھی فرماتے تھے اور خود بھی اس کی کثرت سے بجا آوری میں زحمت و مشقت برداشت کرتے تھے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَعْلَمُ مَا یَقُوْلُ فِیْھَا، اِنْصَرَفَ وَ لَیْسَ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ اللہِ ذَنْبٌ۔

جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور وہ یہ سمجھ رہا ہو کہ میں نماز میں کیا کہہ رہا ہوں تو جب نماز سے فراغ ہو گا تو اس کے اعمال میں کوئی گناہ باقی نہ

رہیگا۔[1]

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِهَا الْمُوَقَّتِ لَهَا وَ لاَ تُعَجِّلْ وَقْتَهَا لِفَرَاغٍ وَّ لاَ تُؤَخِّرْهَا عَنْ وَقْتِهَا لِاِشْتِغَالٍ وَّاَعْلَمْ كُلَّ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِكَ تَبَعٌ لِصَلٰوتِكَ۔

نماز کو اس کے مقررہ وقت میں ادا کرو۔ فرصت کی وجہ سے اسے قبل از وقت نہ پڑھو اور نہ کسی مصروفیت کی بنا پر اسے مقررہ وقت سے موخر کرو اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ تیرے دوسرے اعمال تیری نماز کے تابع ہیں۔[2]

۱۔ کافی کتاب الصلوۃ، باب اور نمبر ۱۲ از محمد ابن یعقوب کلینیؒ

۲۔ ترجمہ وشرح نہج البلاغہ مکتوب ۲۷، ص ۸۷۹، از فیض الاسلامؒ

۱۰۔ اجتماعی سرگرمیاں

ارشادِ الٰہی ہے:

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ، يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ يُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ، اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ۔

مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں سب ایک دوسرے کے ولی اور مددگار ہیں کہ یہ سب ایک دوسرے کو نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر عنقریب خدا رحمت نازل کرے گا۔[۱]

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ هُوَ عَيْنُهٗ وَ مِرْاٰتُهٗ وَ دَلِيْلُهٗ لاَ يَخُوْنُهٗ وَ لاَ يَخْدَعُهٗ وَ لاَ يَظْلِمُهٗ وَ لاَ يَكْذِبُهٗ وَ لاَ يَغْتَابُهٗ۔

مسلمان مسلمان کا بھائی، اس کی آنکھ، آئینہ اور راہنما ہوتا ہے۔ مسلمان مسلمان کے ساتھ خیانت نہیں کرتا۔ اسے دھوکہ نہیں دیتا اس

۱۔ سورہ توبہ، آیت ۷۱

پر ظلم نہیں کرتا۔ جھوٹ نہیں بولتا اور اس کی غیبت بھی نہیں کرتا۔[1]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس کی صبح اس حالت میں ہو کہ وہ مسلمانوں کے مسائل کو اہمیت نہ دیتا ہو وہ مسلمان نہیں اور جو شخص کسی (بے سہارا) کو "اے مسلمانو (میری فریاد سنو)" کی آواز بلند کرتے ہوئے سنے اور اس کی دادرسی نہ کرے وہ بھی مسلمان نہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ و سَلَّمَ: مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْفَعُ النَّاسِ لِلنَّاسِ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ محبوب خدا وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچائے۔[2]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلْخَلْقُ كُلُّهُمْ عَيَالُ اللّٰهِ۔ فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَ جَلَّ اَنْفَعُهُمْ لِعَيَالِهٖ۔

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے عیال (روزی پانے والے) ہیں۔ خدا کو

۱۔ آئین زندگی، ص ۹۸، منقول از وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملیؒ

۲۔ آئین زندگی، ص ۹۸، منقول از وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملیؒ

سب سے زیادہ عزیز وہ ہے جو اس کے عیال (روزی پانے والوں) کو زیادہ فائدہ پہنچائے۔[1]

۱۔ آئین زندگی، ص ۹۸، منقول از وسائل الشیعہ، شیخ حر عاملیؒ

۱۱۔ سونا

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

بِئْسَ الْغَرِيْمُ النَّوْمُ يُفْنِي قَصِيْرَ الْعُمْرِ وَ يُفَوِّتُ كَثِيْرَ الْأَجْرِ۔

سونا بہت بڑا قرض خواہ ہے جو تمہاری کوتاہ عمر کو فنا کر دیتا اور اجر کثیر سے محروم کر دیتا ہے۔[۱]

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ كَثُرَ فِيْ لَيْلَةٍ نَوْمُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا لَا يَسْتَدْرِكُهُ فِيْ يَوْمِهِ۔

جو شخص رات کو زیادہ سوتا ہے وہ ایسے اعمال سے محروم ہو جاتا ہے جن کا حصول دن کو ممکن نہیں۔[۲]

۱۔ فہرست موضوعی، غرر و درر آمدی، باب النوم

۲۔ فہرست موضوعی، غرر و درر آمدی، باب النوم

۱۲۔ کھانا

......كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلاَ تُسْرِفُوا......۔

کھاؤاور پیومگر فضول خرچی نہ کرو۔[۱]

امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

كَثْرَةُ الْاَكْلِ وَ النَّوْمِ تُفْسِدَانِ النَّفْسَ وَ تَجْلِبَانِ الْمَضَرَّةِ۔

زیادہ سونا اور زیادہ کھانا روح کو تباہ کر دیتا ہے اور خسارے کا باعث بنتے ہیں۔[۲]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُلْ وَ اَنْتَ تَشْتَهِيْ وَ اَمْسِكْ وَ اَنْتَ تَشْتَهِيْ۔

تبھی کھاؤ جب بھوک لگے اور پوری طرح شکم سیر ہونے سے قبل کھانا چھوڑ دو۔[۳]

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

جو یہ چاہے کہ اس کا بدن صحیح وسالم اور جسم بھی مناسب رہے وہ رات کو کم کھایا کرے۔[۴]

۱۔ سورہ اعراف، آیت ۳۱
۲۔ ایضا، باب الاکل
۳۔ بحارالانوار، ج ۶۲، ص ۲۹۰
۴۔ تنبیہ الخواطر، ج ۱، ص ۴۷

۱۳۔ صحت

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

بِالْعَافِيَةِ تُوجَدُ لَذَّةُ الْحَيٰوةِ

زندگی کی لذت صحت میں مضمر ہے۔۱

امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

شَيْئَانِ لاَ يَعْرِفُ فَضْلَهَا اِلاَّ مَنْ فَقَدَهُمَا: اَلشَّبَابُ وَ الْعَافِيَةُ

دو چیزوں کا احساس صرف اسی شخص کو ہوتا ہے جو ان دو کو کھو دیتا ہے: ایک جوانی اور دوسری عافیت وصحت۔۲

۱۔ ایضاً، باب العافیہ

۲۔ غرر الحکم ودرر الحکم، ح ۵۷۶۴

۱۴۔ وقت

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَاضِی یَوْمِكَ فَائِتٌ وَ آتِیهِ مُتَّهِمٌ وَ وَقْتُكَ مُغْتَنَمٌ۔

تمہارا گذرا ہوا کل جا چکا ہے آنے والے وقت کی صرف توقع ہی ہے (لہٰذا) موجودہ وقت کو بہترین مہلت سمجھو۔[۱]

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا:

مَا اَسْرَعُ السَّاعَاتُ فِی الْیَوْمِ وَ اَسْرَعُ الْاَیَّامُ فِی الشَّهْرِ وَ اَسْرَعُ الشَّهْرُ فِی السَّنَةِ وَ اَسْرَعُ السِّنِینَ فِی الْعُمْرِ۔

دن کے وقت کتنی جلدی گذرتے ہیں، مہینے میں دن بھی جلدی چلے جاتے ہیں، سال کے مہینے بھی زود گذر ہوتے ہیں اور عمر کے سال بھی تیزی سے بیت جاتے ہیں۔[۲]

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کُنْ عَلٰی عُمْرِكَ اَشَحَّ مِنْكَ عَلٰی دِرْهَمِكَ وَ دِینَارِكَ

اپنی عمر کے سلسلے میں اپنے درہم و دینار سے زیادہ بخیل بنو۔[۳]

۱۔ غرر الحکم، ۴۷۳

۲۔ نہج البلاغہ، ۲۷۹

۳۔ امالی شیخ طوسیؒ، ۵۲۷/۱۹